مہموز (۱)

۱ : ۶۵ گزشتہ سبق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آ جائے تو اسے مہموز کہتے ہیں' اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آتا ہے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَکَلَ ۔ اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آئے تو وہ مہموز العین ہوتا ہے جیسے سَئَلَ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو وہ مہموز اللاّم ہوتا ہے جیسے قَرَءَ۔

۲ : ۶۵ زیادہ تر تبدیلیاں مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللاّم میں تبدیلی بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ مہموز الفاء میں تبدیلیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ (۱) لازمی تبدیلی اور (۲) اختیاری تبدیلی۔ لازمی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ تمام اہل زبان یعنی عرب کے تمام مختلف قبائل ایسے موقع پر لفظ کو ضرور ہی بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں۔ اور اختیاری تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ عرب کے بعض قبائل ایسے موقع پر لفظ کو اصلی شکل میں اور بعض قبائل تبدیل شدہ شکل میں بولتے اور لکھتے ہیں۔ اسی لئے دونوں صورتیں جائز اور رائج ہیں۔

۳ : ۶۵ اب مہموز کے قواعد سمجھنے سے پہلے ایک بات اور سمجھ لیں کسی حرف پر دی گئی حرکت کو ذرا کھینچ کر پڑھنے سے کبھی الف' کبھی "و" اور کبھی "ی" پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً بَ سے بَا' بُ سے بُوْ اور بِ سے بِیْ وغیرہ۔ چونکہ فتحہ کو کھینچنے سے "الف" ضمہ کو کھینچنے سے "و" اور کسرہ کو کھینچنے سے "ی" پیدا ہوتی ہے' اس لئے کہتے ہیں کہ :

(i) فتحہ کو الف سے (ہمزہ سے نہیں) مناسبت ہے۔

(ii) ضمہ کو "و" سے مناسبت ہے' اور

(iii) کسرہ کو "ی" سے مناسبت ہے۔

۴ : ٦۵ مہموز الفاء میں لازمی تبدیلی کا صرف ایک ہی قاعدہ ہے اور وہ یہ کہ جب کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی پہلے ہمزہ پر اگر فتحہ (--) ہو تو ساکن ہمزہ کو الف سے 'کسرہ (--) ہو تو "ی" سے اور ضمہ (--) ہو تو "و" سے بدل کر بولتے اور لکھتے ہیں۔

۵ : ٦۵ مثال کے طور پر ہم لفظ اَمِنَ (امن میں ہونا) کو لیتے ہیں۔ یہ لفظ باب افعال کے پہلے صیغہ میں اَفْعَلَ کے وزن پر اَ امَنَ بنے گا۔ قاعدہ کے مطابق دوسرا ہمزہ الف میں تبدیل ہو گا تو آمَنَ استعمال ہو گا۔ اس کا مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر اِ امَانٌ بنے گا لیکن اِیْمَانٌ استعمال ہو گا۔ اسی طرح باب افعال میں مضارع کے واحد متکلم کا وزن اُفْعِلُ ہے جس پر یہ لفظ اُ امِنُ بنے گا لیکن اُوْمِنُ استعمال ہو گا۔

٦ : ٦۵ مذکورہ بالا قاعدہ کو آسانی سے یاد کرنے کی غرض سے ایک فارمولے کی شکل میں یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ : ءَءْ=ءَا' ءِءْ=ءِیْ اور ءُءْ=ءُوْ۔ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ ہمزہ مفتوحہ (ءَ) کے بعد جب الف آتا ہے تو اس کو لکھنے کے تین طریقے ہیں۔ (۱) ءَ ا (۲) اٰ (۳) آ۔ ان میں سے تیسرا طریقہ عام عربی میں بلکہ اردو میں بھی مستعمل ہے 'جبکہ پہلا اور دوسرا طریقہ صرف قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔

۷ : ٦۵ مہموز میں اختیاری تبدیلیوں کے قواعد سمجھنے سے پہلے ایک بات ذہن میں واضح کر لیں۔ ابھی پیراگراف ۴ : ٦۵ میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ لازمی تبدیلی وہیں ہوتی ہے جہاں ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں۔ اب نوٹ کر لیں کہ اختیاری تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب کسی لفظ میں ہمزہ ایک دفعہ آیا ہو۔

۸ : ٦۵ اختیاری تبدیلی کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ ساکن ہو اور اس کے ماقبل ہمزہ کے علاوہ کوئی دوسرا حرف متحرک ہو تو ایسی صورت میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت

کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے۔ جیسے رَاْسٌ کو رَاسٌ، ذِئْبٌ (بھیڑیا) کو ذِیْبٌ اور مُؤْمِنٌ کو مُوْمِنٌ بولا یا لکھا جا سکتا ہے اور بعض قراءتوں میں یہ لفظ اسی طرح پڑھے بھی جاتے ہیں۔

۹ : ٦۵ اختیاری تبدیلی کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزہ اگر مفتوحہ ہو اور اس کے ما قبل حرف پر ضمہ یا کسرہ ہو تو ہمزہ کو ما قبل حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کر دینا جائز ہے۔ لیکن تبدیل شدہ حرف پر فتحہ برقرار رہے گی۔ جیسے ھُزُءًا کو ھُزُوًا اور کُفُؤًا کو کُفُوًا پڑھا جا سکتا ہے۔ قراءت حفص میں، جو پاکستان اور دیگر مشرقی ممالک میں رائج ہے، یہ الفاظ اپنی بدلی ہوئی شکل میں ھُزُوًا اور کُفُوًا پڑھے جاتے ہیں، مگر ورش کی قراءت میں، جو بیشتر افریقی ممالک میں رائج ہے، یہ الفاظ اپنی اصلی شکل میں ھُزُءًا اور کُفُؤًا پڑھے جاتے ہیں۔ خیال رہے کہ اصلی شکل میں "و" صرف ہمزہ کی کرسی ہے جبکہ دوسری صورت میں وہ تلفظ میں آتی ہے۔ اسی طرح مِئَةٌ (ایک سو) کو مِیَةٌ، فِئَةٌ کو فِیَةٌ اور لِئَلاَّ کو لِیَلاَّ پڑھا جا سکتا ہے اور بعض دوسری قراءتوں میں یہ لفظ اس طرح پڑھے بھی جاتے ہیں۔

۱۰ : ٦۵ اختیاری تبدیلی کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ متحرک ہو اور اس سے ما قبل ساکن واو (وْ) یا ساکن یاء "یْ" ہو تو ہمزہ کو ما قبل حرف میں بدل کر دونوں کا ادغام کر سکتے ہیں۔ جیسے نَبَاَ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت نَبِیْ ءٌ بنتی ہے اور بعض قرأت میں یہ لفظ اسی طرح پڑھا بھی جاتا ہے، جبکہ ہماری قرأت میں اس کو بدل کر نَبِیٌّ پڑھا جاتا ہے۔ یعنی نَبِیْ ءٌ = نَبِیْیٌ = نَبِیٌّ

۱۱ : ٦۵ مذکورہ بالا قواعد کی مشق کے لئے آپ کو دیئے ہوئے لفظ کی صرف صغیر کرنی ہوگی۔ اس کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں لفظ اَمِنَ کی ثلاثی مجرد اور باب افعال سے صرف صغیر دے رہے ہیں۔ اس کی پہلی لائن میں لفظ کی اصلی شکل اور دوسری لائن میں تبدیل شدہ شکل دی گئی ہے۔ دوسری لائن میں جو اشارے دیئے گئے ہیں ان کی وضاحت درج ذیل ہے۔

(ل) = لازمی تبدیلی۔

(ج) = جائز یعنی اختیاری تبدیلی۔

(x) = تبدیلی نہیں ہوگی۔

صرف صغیر

باب	ماضی	مضارع	فعل امر	اسم الفاعل	اسم المفعول	مصدر
ثلاثی مجرد	اَمِنَ	يَاْمَنُ	اِئْمَنْ	آمِنٌ	مَاْمُوْنٌ	اَمْنٌ
	(x)	يَامَنُ(ج)	اِيْمَنْ(ل)	(x)	مَامُوْنٌ(ج)	(x)
باب افعال	اَ اْمَنَ	يُؤْمِنُ	اَ اْمِنْ	مُؤْمِنٌ	مُؤْمَنٌ	اِ اْمَانٌ
	آ مَنَ(ل)	يُوْمِنُ(ج)	آمِنْ(ل)	مُؤْمِنٌ(ج)	مُؤْمَنٌ(ج)	اِيْمَانٌ(ل)

مشق نمبر ۶۳

ثلاثی مجرد اور ابواب مزید فیہ سے (باب انفعال کے سوا) لفظ "اَلِفَ" کی صرف صغیر اوپر دی گئی مثال کے مطابق کریں۔ یہ لفظ مختلف ابواب میں جن معانی میں استعمال ہوتا ہے وہ نیچے دیئے جارہے ہیں۔

اَلِفَ (س) اَلْفًا = مانوس ہونا' محبت کرنا۔ (افعال) = مانوس کرنا' خوگر بنانا۔

(تفعیل) = جمع کرنا' اکٹھا کرنا۔ (مفاعلہ) = باہم محبت کرنا' الفت کرنا۔

(تفعل) = اکٹھا ہونا۔ (تفاعل) = اکٹھا ہونا۔ (افتعال) = متحد ہونا۔

(استفعال) = الفت چاہنا۔

مہموز (۲)

۱ : ۶۶ آپ نے گزشتہ سبق میں مہموز کے قواعد پڑھ لئے اور کچھ مشق بھی کر لی ہے۔ اب اس سبق میں مہموز کے متعلق کچھ مزید باتیں آپ نے سمجھنا ہیں جو قرآن فہمی کے لئے ضروری ہیں۔

۲ : ۶۶ مہموز الفا کے تین افعال ایسے ہیں جن کا فعل امر قاعدے کے مطابق استعمال نہیں ہوتا۔ انہیں نوٹ کر لیں۔ اَمَرَ (ن) = حکم دینا' اَکَلَ (ن) = کھانا اور اَخَذَ (ن) = پکڑنا کے فعل امر کی اصلی شکل بالترتیب اُؤْمُرْ' اُؤْکُلْ اور اُؤْخُذْ بنتی ہے پھر قاعدے کے مطابق انہیں اُوْمُرْ' اُوْکُلْ اور اُوْخُذْ استعمال ہونا چاہئے تھا لیکن یہ خلافِ قاعدہ مُرْ' کُلْ اور خُذْ استعمال ہوتے ہیں۔

۳ : ۶۶ لفظ اَخَذَ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ باب افتعال میں بھی خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے جس میں اس کی اصلی شکل اِئْتَخَذَ' یَاْتَخِذُ' اِئْتِخَاذًا بنتی ہے جسے قواعد کے مطابق تبدیل ہو کر اِیْتَخَذَ' یَاتَخِذُ' اِیْتِخَاذًا ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اہل زبان خاص اس فعل میں "ء" کو "ت" میں بدل کر افتعال والی "ت" میں ادغام کر دیتے ہیں۔ یعنی اِئْتَخَذَ سے اِتْتَخَذَ پھر اِتَّخَذَ۔ اسی طرح اس کا مضارع یَاْتَخِذُ سے یَتْتَخِذُ پھر یَتَّخِذُ اور مصدر اِئْتِخَاذٌ سے اِتْتِخَاذٌ پھر اِتِّخَاذٌ (پکڑنا' بنالینا) استعمال ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ مذکورہ تینوں افعال کے فعل امر حاضر کی بدلی ہوئی شکل مُرْ' کُلْ' خُذْ اور اِتَّخَذَ سے مختلف صیغے قرآن کریم میں بکثرت اور باتکرار استعمال ہوئے ہیں۔

۴ : ۶۶ مہموز العین میں ایک لفظ سَئَلَ کے متعلق بھی کچھ باتیں ذہن نشین کر لیں۔ اس کے مضارع کی اصلی شکل یَسْاَلُ بنتی ہے اور زیادہ تر یہی استعمال بھی ہوتی ہے۔ البتہ قرآن میں یہ بصورت "یَسْئَلُ" بھی لکھا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اسے

خلاف قاعدہ یَسَلُ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کے فعل امر کی اصلی شکل اِسْئَل بنتی ہے۔ یہ اگر جملہ کے درمیان میں آئے تو زیادہ تر اسی طرح استعمال ہوتی ہے لیکن اگر جملہ کے شروع میں آئے تو پھر "سَلْ" استعمال کرتے ہیں جیسے "سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ"۔ (البقرہ : ۲۱۱)

۵ : ٦٦ مہموز الفاء کے جن صیغوں میں فاکلمہ کا ہمزہ اپنے ماقبل ہمزہ الوصل کی حرکت کی بنا پر لازمی قاعدہ کے تحت "وْ" یا "یْ" میں تبدیل ہو جاتا ہے، ایسے صیغوں سے قبل اگر کوئی آگے ملانے والا حرف مثلاً "وَ" یا "فَ" یا "ثُمَّ" وغیرہ آجائے تو بدلی ہوئی "وْ" یا "یْ" کی جگہ ہمزہ واپس آجاتا ہے اور ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل صامت ہو جاتا ہے بلکہ اکثر لکھنے میں بھی گرا دیا جاتا ہے۔ جیسے "ا م ر" سے باب افتعال میں فعل امر قاعدہ کے تحت اِیْتَمِرْ (مشورہ کرنا، سازش کرنا) بنا تھا، اسے "وَ" کے بعد وَأْتَمِرْ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اسی طرح اَذِنَ کا فعل امر اِیْذَنْ بنا تھا، یہ فَأْذَنْ ہو گا۔ ان دونوں مثالوں میں ہمزہ اصلیہ واپس آیا ہے اور ہمزۃ الوصل لکھنے میں بھی گر گیا ہے۔ بلکہ ایسی صورت میں فعل امر "مُرْ" کا بھی ہمزہ اصلیہ لوٹ آتا ہے اور وہ وَأْمُرْ ہو جاتا ہے۔ لیکن کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ اصلیہ نہیں لوٹتا اور ان کو وَکُلْ اور وَخُذْ ہی پڑھتے ہیں۔

٦ : ٦٦ ہمزۂ استفہام کے بعد اگر کوئی معرف باللام اسم آجائے تو ایسی صورت میں ہمزۂ استفہام کو "مد" دے دیتے ہیں۔ جیسے اَ اَلرَّجُلُ (کیا مرد) کو آلرَّجُلُ لکھا اور بولا جائے گا۔ اسی طرح اَ اَللّٰہُ (کیا اللہ) کو آللّٰہُ، اَ اَلذَّکَرَیْنِ (کیا دو نر جانور) کو آلذَّکَرَیْنِ اور اَ اَلْآنَ (کیا اب) کو عام عربی میں تو "آلْآنَ" مگر قرآن مجید میں "آلْئٰنَ" لکھتے ہیں۔

۷ : ٦٦ دوسری صورت یہ ہے کہ ہمزۂ استفہام کے بعد ہمزۃ الوصل سے شروع ہونے والا کوئی فعل آجائے، مثلاً باب افتعال، استفعال وغیرہ کا کوئی صیغہ تو ایسی صورت میں صرف ہمزۂ استفہام پڑھا جاتا ہے اور ہمزۃ الوصل لکھنے اور پڑھنے دونوں

میں گرا دیا جاتا ہے' جیسے اَ اِتَّخَذْتُمْ (کیا تم لوگوں نے بنالیا) کو اَتَّخَذْتُمْ لکھا اور بولا جائے گا۔ اسی طرح اَ اِسْتَكْبَرْتَ (کیا تو نے تکبر کیا؟) کو اَسْتَكْبَرْتَ اور اَ اِسْتَغْفَرْتَ (کیا تو نے بخشش مانگی؟) کو اَسْتَغْفَرْتَ لکھا اور بولا جائے گا۔

۸ : ۶۶ ہمزۂ استفہام کی مذکورہ بالا دونوں صورت حال کے متعلق یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اس پر لازمی تبدیلی والے قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس قاعدے کی دو شرائط ہیں جو مذکورہ صورت حال میں موجود نہیں ہیں۔ لازمی قاعدہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایک ہی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہوں جبکہ مذکورہ بالا صورت حال میں ہمزۂ استفہام متعلقہ لفظ کا حرف نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ شرط پوری نہیں ہوتی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دوسرا ہمزہ ساکن ہو جبکہ مذکورہ بالا صورت حال میں ہمزۃ الوصل متحرک ہوتا ہے۔ اس لئے یہ شرط بھی پوری نہیں ہوتی۔ اسی لئے مذکورہ بالا تبدیلیوں کو الگ لکھا گیا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

اَمِنَ (س) اَمْنًا = امن میں ہونا (ک) اَمَانَةً = امانت دار ہونا (افعال) = امن دینا' تصدیق کرنا	اَخَذَ (ن) اَخْذًا = پکڑنا (افتعال) = بنالینا
	اَذِنَ (س) اَذَنًا = کان لگا کر سننا' اجازت دینا (تفعیل) = آگاہ کرنا' اذان دینا
ا خ ر۔ ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا (تفعیل) = پیچھے کرنا (تفعل' استفعال) = پیچھے رہنا آخَرُ = دوسرا آخِرٌ = آخری	اَمَرَ (ن) اَمْرًا = حکم دینا (س' ک) اِمَارَةً = حاکم ہونا
	عَدَلَ (ض) عَدْلاً = برابر کرنا عَدْلٌ = برابر کی چیز' مثل' انصاف
	قَبِلَ (س) قُبُوْلاً = قبول کرنا

مشق نمبر ۶۴

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں :

(i) مہموز اسماء وافعال تلاش کریں

(ii) اِن کی اقسام، مادہ اور صیغہ بتائیں

(iii) مکمل عبارت کا ترجمہ کریں۔

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (۲) يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا (۳) وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (۴) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ (۵) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا (۶) فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۷) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۸) فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (۹) فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا (۱۰) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (۱۱) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ (۱۲) لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ (۱۳) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ (۱۴) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (۲۵) مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ